

## 269925- حتیٰ قیمت کے نامعلوم ہونے کے باوجود سیاحتی کپنی کے ہائج درخواست دینے کا حکم

### سوال

میں حج کیلیے درخواست دینا چاہتا ہوں، لیکن سیاحتی کپنیاں یار فہری ادارے، یا ملکی سطح پر حج قرضہ اندازی کرنے والا ادارہ حج پیچ کیلیے حتیٰ قیمتوں کا اعلان صرف اسی وقت کرتا ہے جب قرضہ اندازی کے نتائج سامنے آ جاتے ہیں، اس میں ہر امیدوار حاجی کیلیے 5 تا 30 ہزار مصری پاؤ نہ پیشگی جمع کروانے لازمی ہوتے ہیں کہ بقیہ رقم حتیٰ قیمت کے اعلان کے بعد جمع کروانی جائے گی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مجھے حج کی استطاعت یا عدم استطاعت کا علم اسی وقت ہو گا جب حتیٰ قیمتوں کا اعلان کیا جائے گا، اب اگر حتیٰ قیمت میری استطاعت سے زیادہ ہوتی ہے اور میں حج درخواست واپس لینا چاہتا ہوں تو پھر متعلقہ کپنی تقریباً 10 فیصد کٹوتی کے بعد مجھے رقم واپس کرتی ہے، تو اسی صورت میں کہ جب حتیٰ قیمت نامعلوم ہے تو یا حج درخواست دینا جائز ہے؟ اور حج کیلیے میری استطاعت کا کیا حکم ہو گا؟

### پسندیدہ جواب

اول:

یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس کی وضاحت کی بہت زیادہ ضرورت ہے؛ کیونکہ اس مسئلے کا تعلق ایک مقدس فریضے کے ساتھ ہے اور بہت سے لوگ اپنا فریضہ حج ادا کرنے کیلیے مجبوراً اس سے دوچار ہوتے ہیں۔

یہ یقینی بات ہے کہ اس معاملے میں بہت زیادہ دھوکا دہی ہے کہ حج پیچ کی قیمت یا اجرت نامعلوم ہے، حالانکہ خرید و فروخت یا اجرت کی اساسی شرط یہ ہوتی ہے کہ قیمت یا اجرت معلوم ہو۔

نیز یہ بھی یقینی بات ہے کہ درخواست گزار اگر حج پر نہ جانا چاہے تو اس صورت میں 10 فیصد کٹوتی کرنا واضح دھوکا اور نقصان ہے۔

لہذا جمیور فقیہوں کے عیای یہی ہوتا ہے کہ یہ لین دین صحیح نہیں ہے، اس میں قیمت یا اجرت کے نامعلوم ہونے کی بنا پر یہ لین دین فاسد ہے۔

جبکہ بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اگر قیمت فی الحال معلوم نہ ہو لیکن آخر کار قیمت معلوم ہو ہی جائے گی اور بعد میں قیمت معلوم ہونے پر خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان تنازعہ یا اختلاف بھی پیدا نہیں ہو گا تو پھر ایسا لین دین جائز ہے، اس موقف کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اعتیار کیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"سامان تجارت پر قیمت لکھ کر [زبان سے بولے بغیر] خرید و فروخت کرنا جائز ہے، امام احمد نے اس کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ کوئی بھی ایسا انداز جس سے قیمت حتیٰ طور پر معلوم ہو جائے [اس انداز کے ساتھ خرید و فروخت جائز ہے] اور اسی طرح لوگوں میں رائج طریقے سے تجارت بھی جائز ہے۔ امام احمد کے مذہب میں ایک موقف اس کے مطابق بھی ہے۔"

اور اگر قیمت ذکر کئے بغیر چیز فروخت کر دی تو مثل قیمت کے عوض یہ تجارت جائز ہوگی، جیسے نکاح میں ہوتا ہے "انتہی" الاغتیارات ضمن الفتاوی الحبری (387/5)

اسی طرح ڈاکٹر یوسف شبیلی حفظہ اللہ کے لئے ہیں :

"اس موقف کے مطابق تجارتی معابرے کی مجلس میں قیمت ذکر کرنا ضروری نہیں ہے، چنانچہ اتنا کافی ہے کہ طرفین قیمت کے تعین کیلئے طریقہ کارپ اتفاق کر لیں۔

یہ موقف امام احمد کے مذہب میں موجود ہے، اسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔ نیز یہی موقف کچھ جنپی فہمائے کرام کا بھی ہے "انتہی" مانعوذ از تحقیقی مقالہ بعنوان : "البیع والاجارۃ بالسر المقتیر" صفحہ 7، یہ مقالہ اسلامی فقہ اکیڈمی کے 22 ویں اجلاس کے مقالہ جات میں شامل ہے۔

امّا اگر قیمت فی الحال معلوم نہیں ہے، لیکن مستقبل میں معلوم ہو جائے گی اور معلوم ہونے پر کوئی تنازعہ بھی نہیں کھڑا ہو گا تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہما اللہ کے ہاں ایسے لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ منہلہ سائل کے لئے لوگوں کیلئے قبل عمل ہے، وگرنہ جنپی قیمت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے جو اور عمرے کیلئے روانگی معطل ہو کر رہ جائے گی، البتہ اتنا ضرور ہے کہ جنپی قیمت میں موقع تبدیلی کے لیے طریقہ کارروائی ہونا چاہیے، مثلاً: اگر یہ کہہ دیا جائے کہ جو یا عمرہ پیچ کی قیمت 10 ہزار ہوگی، لیکن اگر مقامی کرنی ریٹ کم ہوتا ہے تو درخواست گزاریہ فرق ادا کرے گا۔

البتہ اس صورت میں صرف وہی حج کی درخواست دے جسے غالب گمان یہی ہو کہ اس کے پاس مالی استطاعت موجود ہے اور وہ حج پیچ کی قیمت ادا کر دے گا، تاکہ 10 فیصد کٹوٹی سے بچ سکے۔

دوم :

استطاعت کے متعلق یہ ہے کہ حج پیچ کی قیمت اور اس میں موقع اضافہ کے بارے میں تجھیں لگایا جائے گا اگر دونوں کو ملا کر انسان ادا نگی کر سکتا ہو تو پھر وہ شخص حج کی استطاعت رکھتا ہے۔

اور اگر مجموعی رقم ادا نہیں کر سکتا تو وہ حج کی استطاعت نہیں رکھتا، چاہے موجود ہو لیکن موقع اضافہ کی رقم موجود نہ ہو تو بھی اس میں حج کی استطاعت نہیں ہے، نہ ہی اسے ایسی صورت میں حج کیلئے درخواست دینی چاہیے مبادا اپنے مال میں سے دس فیصد کٹوٹی نہ کرو بیٹھے۔

واللہ عالم۔